باب 9

تاجر، بادشاہ اور زائرین

4620CH09

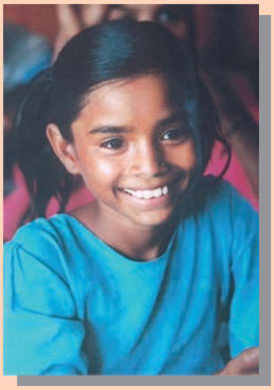

بازار میں سیر کو نکلی جاگینی

جاگینی اپنے گاؤں کے میلے میں جانے کی امید لگائے بیٹھی تھی، اسٹیل کے چمکدار برتن، رنگین پلاسٹک کی بالٹیاں، شوخ رنگ کے چھاپہ والے پھول دار کپڑے، چابی سے چلنے والے کھلونے اسے بے حد پسند تھے۔ ان چیزوں کو فروخت کرنے والے دکان دار بسوں اور ٹرکوں پر آتے تھے اور رات کو اپنا سامان سمیٹ کر واپس چلے جاتے تھے۔ جاگینی کو تعجب ہوتا تھا کہ یہ لوگ ہمیشہ اس طرح کیوں گھومتے رہتے ہیں۔ اس کی ماں نے بتایا کہ وہ لوگ تاجر تھے۔ وہ چیزوں کو ان مقامات سے خریدتے تھے جہاں وہ بنتی تھیں اور پھر ان کو میلے میں لاکر فروخت کر دیتے تھے۔

تجارت اور تاجروں کے بارے میں معلومات

باب 8 میں تم نے کالے پالش والے برتنوں کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ خوبصورت برتن خصوصاً ان کی کٹوریاں اور تھالیاں اس برصغیر کے مختلف جائے آثار قدیمہ سے دستیاب ہوئے ہیں۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ برتن وہاں کیسے پہنچے ہوں گے؟ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جہاں یہ بنائے جاتے تھے وہاں سے انھیں لے جاکر تاجر الگ الگ مقامات پر فروخت کر دیا کرتے تھے۔

جنوبی ہندوستان سونا، مصالحے، خصوصاً کالی مرچ اور قیمتی پتھروں کے لیے مشہور تھا۔ سیاہ مرچ کی رومن سلطنت میں اتنی زیادہ مانگ تھی کہ اسے کالا سونا، کہا جاتا تھا۔ تاجر ان اشیا کو سمندری جہازوں اور سڑکوں کے راستے روم پہنچاتے تھے۔ جنوبی ہندوستان میں ایسے متعدد رومی سونے کے سکّے دستیاب ہوئے ہیں۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ میں روم کے ساتھ بہت اچھے تجارتی تعلقات رہے ہوں گے۔

کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ سکّے کیسے ہندوستان پہنچے؟

© NCERT not to be republished

تجارت سے متعلق ایک نظم

تجارت کے ثبوت ہمیں سنگم شاعری میں بھی ملتے ہیں۔
مندرجہ ذیل نظم میں مشرقی ساحل پر واقع پوہار بندرگاہ پر لائے جانے والے اسباب کا بیان ہے۔

''سمندری جہازوں پر لائے گئے تیز طرار گھوڑے
گاڑیوں پر کالی مرچ کی گٹھریاں،
ہمالیہ سے دستیاب جواہرات اور سونا،
جنوب کی پہاڑیوں سے صندل کی لکڑیاں،
جنوبی سمندر سے موتی اور
مشرقی سمندر سے مونگے
گنگا اور کاویری کی فصلیں،
سری لنکا سے اشیائے خوردنی (Food Stuffs)،
میانمار کے بنے مٹی کے برتن اور نایاب قیمتی درآمدات۔''

نظم میں مذکور اشیا کی ایک فہرست مرتب کرو۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان اشیا کا استعمال کس لیے کیا جاتا ہوگا؟

تاجروں نے کئی سمندری راستوں کی تلاش کی۔ ان میں سے کچھ سمندر کے کنارے چلتے تھے۔ کچھ بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال پار کرتے تھے۔ ملاح مانسونی ہواؤں سے فائدہ اٹھا کر اپنا سفر جلد مکمل کر لیتے تھے۔ اگر وہ افریقہ یا عرب کے مشرقی ساحل سے اس برصغیر کے مغربی ساحل پر پہنچنا چاہتے تھے تو جنوب مشرقی مانسون کے ہمراہ چلنا پسند کرتے تھے۔ ایسے طویل سفر کے لیے مضبوط جہاز بنائے جاتے تھے۔

ساحلوں پر واقع نئی حکومتیں

اس برصغیر کے جنوبی حصّے میں ایک وسیع سمندری علاقہ ہے۔ اس میں بہت سے پہاڑ، پٹھار اور دریائی وادیاں ہیں۔ دریاؤں کے میدانی علاقوں میں کاویری کا علاقہ سب سے زیادہ زرخیز ہے۔ میدانی علاقوں اور ساحلی علاقوں کے سردار اور بادشاہ رفتہ رفتہ کافی دولت مند اور طاقتور ہوگئے۔ سنگم نظموں میں مووینڈار کا تذکرہ ہے۔ یہ ایک تمل لفظ ہے جس کے معنی ہیں، تین سردار۔ اس کا استعمال تین حکمراں خاندانوں کے سربراہوں کے لیے کیا

© NCERT not to be republished

گیا ہے۔ یہ تھے چولا، تیرا اور پانڈے (نقشہ 7 صفحہ 101) جو تقریباً 2300 سال قبل جنوبی ہند میں کافی طاقتور مانے جاتے تھے۔

ان تینوں سربراہوں کے اپنے دو دو مراکز اقتدار تھے، ان میں سے ایک ساحلی علاقے میں اور دوسرا اندرونی حصّے میں تھا۔ اس طرح چھ مراکز میں سے دو بہت اہم تھے۔ ایک چولوں کی بندرگاہ پوہار یا کاویری پٹنم، دوسرا پانڈیوں کی راجدھانی مدورئی (Madurai)۔

یہ سربراہ لوگوں سے مقررہ ٹیکس کے بجائے تحائف کا مطالبہ کرتے تھے۔ کبھی کبھی یہ فوجی مہم پر بھی نکل جاتے تھے اور آس پاس کے علاقوں سے ٹیکس کی وصولیابی کرتے تھے۔ اس میں سے کچھ رقم وہ خود ہی رکھ لیتے تھے اور باقی اپنے حامیوں، عزیز و اقارب سپاہیوں اور شعرا میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ متعدد سنگم شعراء نے ان سربراہوں کی شان میں قصیدے لکھے ہیں جو انھیں قیمتی جواہرات، سونا، گھوڑے، ہاتھی، رتھ اور خوبصورت لباس پیش کیا کرتے تھے۔

اس کے تقریباً 200 سال کے بعد مغربی ہندوستان (نقشہ 7 صفحہ 101) میں سات واہن نامی شاہی خاندان کا دبدبہ بڑھ گیا۔ سات واہنوں کا سب سے اہم بادشاہ گوتمی پتر شری ست کرنی تھا۔ اس کے بارے میں ہمیں اس کی ماں گوتمی بالاشری کے ایک کتبے سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ اور باقی تمام سات واہنی حکمراں دکشناپتھ کے مالک کہے جاتے تھے۔ دکشناپتھ کے لفظی معنی ہیں دکن (جنوب) کی طرف جانے والا راستہ۔ پورے دکنی علاقے کے لیے بھی یہی نام مروج تھا۔ شری ست کرنی نے مشرقی، مغربی اور جنوبی ساحلوں پر اپنی فوجیں روانہ کیں۔

کیا تم بتا سکتے ہو کہ شری ست کرنی ساحلوں پر قبضہ کیوں کرنا چاہتا تھا؟

سلک روٹ کی کہانی

قیمتی، چمکیلے رنگ اور چکنی و ملائم بناوٹ کی وجہ سے ریشمی کپڑے زیادہ تر سماج میں بیش قیمت سمجھے جاتے ہیں۔ ریشمی کپڑے تیار کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ ریشم کے کیڑے سے کچا ریشم نکال کر اس سے دھاگوں کی کتائی ہوتی ہے اور پھر اس کا کپڑا بنا جاتا ہے۔ ریشم بنانے کی تکنیک سب سے پہلے تقریباً 7000 سال قبل چین میں ایجاد ہوئی۔ انھوں نے اس تکنیک کو ہزاروں سال تک باقی تمام دنیا سے پوشیدہ رکھا تھا۔ لیکن چین سے پیدل، گھوڑوں یا اونٹوں پر کچھ لوگ دور دراز کے علاقوں میں جاتے تھے اور اپنے ساتھ ریشمی

© NCERT not to be republished

کپڑے بھی لے جاتے تھے جس راستے سے یہ لوگ سفر کرتے تھے سِلک روٹ (ریشم کا راستہ) کے نام سے مشہور ہو گیا۔

اکثر و بیشتر چین کے حکمراں ایران اور مغربی ایشیا کے حکمرانوں کو تحفے کے طور پر ریشمی کپڑے بھیجا کرتے تھے۔ یہاں سے ریشم کے بارے میں معلومات مغرب کی جانب مزید پھیل گئی۔ تقریباً 2000 سال قبل روم کے حکمرانوں اور امراء کے درمیان ریشمی کپڑے پہننا ایک فیشن بن گیا۔ یہ بہت زیادہ قیمتی ہوتا تھا کیونکہ چین سے اس کو لانے میں خطرناک پہاڑی راستے اور ریگستانی علاقوں سے گزر کر آنا پڑتا تھا۔ صرف یہی نہیں راستے کے اطراف رہنے والے لوگ تاجروں سے سفر کا ٹیکس بھی مانگتے تھے۔

نقشہ 6 صفحہ (72-73) کو دیکھو۔ اس میں سلک روٹ اور اس کی شاخوں کو دکھایا گیا ہے۔ کچھ حکمراں اس کے بڑے بڑے حصوں پر اپنا قبضہ بنائے رکھنا چاہتے تھے کیونکہ اس راستے پر سفر کر رہے تاجروں سے انھیں ٹیکس اور تحائف کے ذریعے فائدہ حاصل ہوتا تھا۔ اس کے عوض یہ حکمراں ان تاجروں کو اپنی ریاست سے گزرتے وقت لٹیروں کے حملوں سے محفوظ رکھتے تھے۔

سلک روٹ پر کنٹرول رکھنے والے حکمرانوں میں سب سے مشہور کُشان تھے۔ تقریباً 2000 سال قبل وسط ایشیا اور شمال مغربی ہندوستان پر ان کی حکومت تھی۔ پیشاور اور متھرا ان کے اقتدار کے دو خاص مرکز تھے۔ تکشلا بھی ان کی ہی سلطنت کا ایک حصہ تھا۔ ان کے عہد حکومت میں ہی سلک روٹ کی ایک شاخ وسط ایشیا سے گزر کر دریائے سندھ کے دہانے کی بندرگاہ تک جاتی تھی۔ پھر یہاں سے جہازوں کے ذریعہ ریشم مغرب کی جانب رومن سلطنت تک پہنچتا تھا۔ اس برصغیر میں سب سے پہلے سونے کے سکّے جاری کرنے والے حکمرانوں میں کشان تھے۔ سلک روٹ پر سفر کرنے والے تاجر ان کا استعمال کیا کرتے تھے۔

سلک روٹ پر گاڑیوں کا استعمال کیوں دشوار ہوتا ہوگا؟

چین سے سمندر کے راستے بھی ریشم برآمد ہوتا تھا۔ نقشہ 6 (صفحہ 72-73) میں اسے تلاش کرو۔ سمندر کے راستے ریشم بھیجنے میں کیا کیا آسانیاں اور کیا کیا مشکلات پیش آتی ہوں گی؟

© NCERT not to be republished

بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت

کشانوں کا سب سے مشہور راجہ کنشک تھا۔ اس نے تقریباً 1900 سال قبل حکومت کی تھی۔ اس نے ایک بودھ مجلس کا انعقاد کیا تھا جس میں جمع ہو کر دانشور اہم موضوعات پر گفت وشنید کیا کرتے تھے۔ بدھ کی سوانح حیات ''بدھ چرت'' کے تخلیق کار اشوگھوش کنشک کے دربار میں رہتے تھے۔ اشوگھوش اور دیگر بدھ دانشوروں نے اب سنسکرت میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔

اس وقت بدھ مذہب کے ایک نئے فرقے، ''مہایان'' کا فروغ ہوا۔ اس کی دو اہم خصوصیات تھیں۔ پہلے مجسموں میں بدھ کی موجودگی محض چند اشاروں کے ذریعہ ہی دکھائی جاتی تھی مثلاً ان کے روشن خیالی کے حصول کو پیپل کے درخت کے مجسمے کے ذریعہ دکھایا جاتا تھا۔

لیکن اب بدھ کے مجسمے بنائے جانے لگے۔ ان میں سے زیادہ تر متھرا میں اور کچھ تکشلا میں بنائے جانے لگے۔

سانچی کے استوپ کی ایک تصویر۔ یہاں اس درخت اور اس کے نیچے کے خالی مقام کو دیکھو۔ مجسمہ سازوں نے یہ بتانے کے لیے کھدائی کر کے یہ مجسمہ بنایا ہے کہ بدھ کو اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر دھیان کرتے ہوئے علم حاصل ہوا۔

دوسری تبدیلی بودھستوا کے عقیدے کو لے کر آئی۔ بودھستوا اسے کہتے ہیں جو علم حاصل کرنے کے بعد مکمل تنہائی میں رہ کر دھیان کرسکتے تھے۔ لیکن ایسا کرنے کے بجائے انھوں نے لوگوں کو تعلیم دینے اور مدد کرنے کے لیے دنیاوی طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنا مناسب سمجھا۔ رفتہ رفتہ بودھستوا کی عبادت کافی مقبول ہوگئی اور تمام وسط ایشیا، چین، بعد میں کوریا نیز جاپان میں بھی پھیل گئی۔

بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت مغربی اور جنوبی ہند میں بھی ہوئی۔ جہاں بدھ راہبوں کے رہنے کے لیے پہاڑوں میں درجنوں غار کھودے گئے۔

ان میں سے کچھ غار تو راجہ اور رانیوں کے حکم پر بنائے گئے تھے اور کچھ تاجروں اور کسانوں، کاشت کاروں کے ذریعہ۔ ان میں سے زیادہ تر غار مغربی گھاٹ کے درّوں کے نزدیک بنائے گئے تھے۔ دکّن کے شہروں اور ساحلوں کے خوش حال

© NCERT not to be republished

بائیں: متھرا میں بنی بدھ کی ایک شبیہہ
دائیں: تکشلا میں تعمیر بدھ کی شبیہہ کی تصویر۔

ان تصاویر کو دیکھ کر بتاؤ کہ ان کے درمیان کیا یکسانیت اور کیا فرق ہے۔

بندرگاہوں اور انھیں جوڑنے والی سڑکیں کبھی انھیں دروں سے ہوکر گزرتی تھیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سفر کرنے والے تاجر ان غاروں والے مٹھوں میں آرام کی غرض سے قیام کرتے تھے۔

بدھ مذہب جنوب مشرق کی جانب سری لنکا، میانمار، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا سمیت جنوب مشرقی ایشیا کے مختلف حصّوں میں بھی پھیلا۔ تھیرواد (Theravado) نامی بدھ مذہب کی ابتدائی شکل ان علاقوں میں کہیں زیادہ مروج تھی۔

صفحہ 99 کو ایک بار پھر سے پڑھو کیا تم بتا سکتے ہو کہ بدھ مذہب کی اشاعت ان علاقوں میں کس طرح ہوئی۔

زائرین کی جستجو

تاجر قافلوں اور جہازوں میں دور دراز کے سفر کیا کرتے تھے۔ بہت سے زائیرین بھی ان کے ہمراہ سفر پر نکل پڑتے تھے۔

اسی طرح ہندوستان کے سفر پر آئے چینی بودھ زائر فاشیان (Fa-Xian) کافی مشہور ہے۔ وہ یہاں تقریباً 1600 سال قبل آیا، شوین تسانگ (Xuan Zang) 1400 سال قبل ہندوستان آیا اور اس کے تقریباً 50 سال بعد I-Qing آیا۔ یہ سبھی زائرین بدھ (باب 6) کی زندگی سے وابستہ مقامات اور مشہور مٹھوں کو دیکھنے کے لیے ہندوستان آئے تھے۔

مہاراشٹر میں کارلے کا غار

زائرین

زائرین وہ مرد اور عورتیں ہوتی ہیں جو عبادت کی غرض سے مقدس مقامات کا سفر کیا کرتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک زائر نے اپنا سفر نامہ لکھا ہے۔ انھوں نے اپنے سفر کے دوران آئی مشکلات کا بھی ذکر کیا ہے۔ سفر میں کئی کئی برس لگ جاتے تھے۔ جن ملکوں اور مٹھوں

فاشیان چین کس طرح واپس گیا

فاشیان نے اپنے وطن چین واپس لوٹنے کے لیے اپنا سفر بنگال سے شروع کیا۔ وہ تاجروں کے ایک جہاز پر سوار ہوا۔ مشکل سے وہ دو روز ہی چل پائے تھے کہ ایک سمندری طوفان میں پھنس گئے۔ تاجر جہاز کو ڈوبنے سے بچانے کے لیے اس میں سے اپنے مال کو پھینک کر جہاز کو ہلکا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ فاشیان نے بھی اپنے سامان کو تو پھینک دیا لیکن اپنی کتابوں اور بدھ کے ان مجسموں کو نہیں پھینکا جنھیں اس نے ہندوستان کے سفر کے دوران جمع کیا تھا۔ آخرکار 13 دنوں کے بعد طوفان رک گیا۔ اس نے سمندر کا بیان اس طرح کیا ہے:

''سمندر لامحدود ہے — سورج چاند یا تاروں کی رفتار کو دیکھے بغیر یہ معلوم کر پانا ناممکن ہے کہ مشرق کدھر ہے یا مغرب کس سمت کو ہے۔ اگر بارش اور اندھیرا ہو تو جہاز کو ہوا کے رخ میں لے جانے کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں ہے۔''

جاوا پہنچنے میں اسے 90 دن سے بھی زیادہ لگے۔ وہاں وہ پانچ مہینے کے لیے رکا۔ اس کے بعد دوسرے تجارتی جہاز پر سوار ہو کر وہ چین پہنچا۔

نقشہ 6 (صفحہ 81-80) فاشیان کے ذریعہ طے کیا ہوا راستہ تلاش کرو۔

تمہارے خیال میں وہ اپنی کتابیں اور مورتیاں کیوں نہیں پھینکنا چاہتا تھا؟

© NCERT not to be republished

کوانھوں نے دیکھا ان کے بارے میں انھوں نے لکھا، اوران کتابوں کے بارے میں بھی انھوں نے تحریر کیا جن کو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

شوین تسانگ بری راستے سے (شمال مغرب اور وسط ایشیا ہوتے ہوئے چین واپس لوٹا) اس نے سونے چاندی اور چندن کی لکڑی کے بنے ہوئے بدھ کے مجسمے اور 600 سے بھی زیادہ مخطوطات جمع کیے۔ انھیں وہ 20 گھوڑوں پر لاد کر لے گیا۔ جب وہ کشتی میں سفر کررہا تھا تو دریائے سندھ پار کرتے وقت کشتی الٹ گئی اوراس میں 50 مخطوطات کھوگئے۔ اپنی زندگی کا باقی عرصہ اس نے باقی ماندہ مخطوطات کا سنسکرت سے چینی زبان میں ترجمہ کرنے میں لگا دیا۔

نالندہ-تعلیم کا ایک لاثانی مرکز

شوین تسانگ (Xuan Zang) اور دیگر زائرین نے اس وقت کی سب مشہور بدھ درس گاہ نالندہ (بہار) میں کئی برس قیام کیا اور تعلیم حاصل کی۔ اس نے نالندہ کے بارے میں اس طرح لکھا:

''جہاں کے معلم قابلیت اور ذہانت میں سب سے آگے ہیں۔ بدھ کی تعلیمات پر وہ پوری ایمانداری سے عمل کرتے ہیں۔ مٹھ کے قوانین کافی سخت ہیں جن کی سب کو تعمیل کرنی پڑتی ہے۔ پورے دن بحث ومباحثے جاری رہتے ہیں جس میں بزرگ اور نوجوان دونوں ہی ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ مختلف شہروں سے علماء اپنے شک وشبہات مٹانے یہاں آتے ہیں۔ نوواردوں سے پہلے تو دربان ہی مشکل سوالات پوچھتے ہیں۔ انھیں اندر جانے کی اجازت اسی وقت ملتی ہے جب وہ دربان کو صحیح جواب دے پاتے ہیں۔ دس میں سے ساتھ آٹھ لوگ صحیح جواب نہیں دے پاتے ہیں۔''

شوین تسانگ نالندہ میں کیوں پڑھنا چاہتا تھا؟ وجہ بتاؤ۔

بھکتی کی شروعات

انہی دنوں دیوی دیوتاؤں کی پرستش کا رواج بھی شروع ہو گیا تھا۔ جو کہ بعد میں ہندو مذہب کی مرکزی خصوصیت بن گئی۔ ان میں شو، وشنو اور درگا جیسے دیوی دیوتا شامل ہیں۔

ان دیوی دیوتاؤں کی پرستش بھکتی کے ذریعہ کی جاتی تھی۔ بھکتی اس وقت کافی مشہور رسم بن گئی تھی۔ کسی دیوی یا دیوتا کے تئیں عقیدت کو ہی بھکتی کہا جاتا ہے۔ بھکتی کا راستہ سب کے لیے کھلا تھا چاہے وہ امیر ہو یا غریب، اعلٰی خاندان کا ہو یا پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتا ہو عورت ہو یا مرد۔

© NCERT not to be republished

بھکتی کا تذکرہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگود گیتا میں کیا گیا ہے۔ بھگود گیتا مہا بھارت (باب 11 میں دیکھو) کا ایک حصّہ ہے۔ اس میں بھگوان کرشن اپنے عقیدت مند اور دوست ارجن کو سبھی مذاہب کو ترک کر کے اپنی پناہ میں آنے کی نصیحت دیتے ہیں۔ کیونکہ صرف کرشن ہی ارجن کو تمام عیبوں سے پاک کرا سکتے ہیں۔ پرستش کا یہ طریقہ رفتہ رفتہ ملک کے دیگر حصّوں میں بھی فروغ پانے لگا۔

بھکتی کا راستہ اختیار کرنے والے لوگ بڑی قربانیاں یا نمائشی طریقے سے پرستش کرنے کے بجائے دیوی دیوتاؤں کے تئیں عقیدت اور انفرادی طور پر پرستش کرنے پر زور دیتے تھے۔

''بھکتی کا راستہ'' اختیار کرنے والوں کا خیال ہے کہ اگر اپنے منتخب دیوی دیوتا کی حقیقی معنوں میں پرستش کی جائے تو وہ اس شکل میں نمودار ہو کر ''درشن'' دیں گے جس میں وہ ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔ لہٰذا منتخب دیوی یا دیوتا انسانی شکل میں بھی نمودار ہو سکتے ہیں یا پھر شیر، پیڑ یا دیگر کسی بھی شکل میں۔ جیسے جیسے اس خیال کو سماج کی منظوری حاصل ہوتی گئی، فنکار، دیوی دیوتاؤں کے ایک سے بڑھ کر ایک حسین مجسمے تیار کرنے لگے۔

وراہ کی شکل میں وشنو—

ایرن مدھیہ پردیش کا یہ شان دار مجسمہ وشنو کی وراہ حالت کا ہے۔ پران (باب 11) کے مطابق پانی میں غرق زمین کو بچانے کے لیے وشنو نے وراہ کی شکل اختیار کی تھی جہاں زمین کو ایک عورت کی شکل میں دکھایا گیا ہے

بھکتی

بھکتی سنسکرت کے لفظ ''بھج'' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب 'تقسیم کرنا یا حصّہ داری' ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھکتی بھگوان اور بھکت کے درمیان ایک نزدیکی رشتہ ہے۔ بھکتی، بھاگوت یا بھگوان کے تئیں رجحان کا نام ہے۔ بھگوت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو سعادت اور خوش نصیبی کو بھکتوں میں تقسیم کرتا ہے یعنی بھکت یا بھاگوت اپنے دیوی دیوتا کے 'بھاگ' کا حصّہ دار ہوتا ہے۔

ایک بھکت (عقیدت مند) کی نظم

زیادہ تر بھکتی ادب ہمیں یہی بتاتے ہیں کہ دولت، آموزش یا اعلیٰ عہدے کے ذریعہ کبھی بھگوان سے قربت نہیں حاصل ہوسکتی۔ تقریباً 1400 سال قبل شو کے بھکت اپار (Appar) کی تمل میں لکھی ہوئی نظم کا ایک حصّہ یہاں پیش ہے۔ اپار ایک ویلال (Vellala) تھا۔ (باب 8)

''ضائع ہورہے اعضا والا کوڑھی،
برھمنوں کی نظر میں نچلی ذات کا فرد،
کوڑا کرکٹ صاف کرکے اپنی روزی کمانے والا انسان
اگر یہ لوگ بھی گنگا کو اپنی جٹاؤں میں چھپالینے والے
شو کے داس بن جائیں تو میں ان کی پرستش کروں گا،
کیونکہ وہ میرے لیے بھگوان جیسے ہیں''

شاعر سماجی وقار اور بھکتی میں سے کس کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں؟

دیوی دیوتاؤں کی خاص عزت ہوتی تھی۔ لہٰذا مخصوص جگہوں پر ہی ان کے مجسموں کو رکھا جاتا تھا۔ ان مقامات کو ہی مندر کہتے ہیں۔ باب 11 میں تم ان مندروں کے متعلق پڑھوگے۔

بھکتی روایات میں مصوری، دست کاری اور فنِ تعمیر کے ذریعے سے اظہار خیال کو تحریک ملی ہے۔

ہندو

'ہندو' لفظ، انڈیا لفظ کی مانند ہی سندھ یا انڈس سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ عربوں اور ایرانیوں کے ذریعہ ان لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو دریائے سندھ کے مشرق میں رہتے تھے۔ یہی لفظ ان کے مذہبی عقیدے اور ثقافتی روایات کے لیے بھی استعمال ہوتا تھا۔

© NCERT not to be republished

کہیں اور

تقریباً 2000 سال قبل مغربی ایشیا میں عیسائی مذہب کا آغاز ہوا۔ حضرت عیسیٰ مسیح کی ولادت بیت اللحم میں ہوئی جو اس وقت رومی سلطنت کا حصّہ تھا۔ عیسیٰ مسیح دنیا کے مسیحا تھے انھوں نے دوسروں سے محبت کرنے اور اسی طرح دوسروں پر اعتماد کرنے کی نصیحت دی جس طرح ہر شخص دوسروں سے محبت اور اعتماد کی امید رکھتا ہے۔

بائبل میں حضرت عیسیٰ مسیح کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے۔ ذیل میں اس کا ایک حصّہ پیش کیا جارہا ہے۔

”قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو مذہب اور انصاف کے لیے بھوکے پیاسے رہتے ہیں۔
ان کی تمنائیں پوری ہوں گی۔
جو رحیم ہیں وہ قابل ستائش ہیں کیونکہ انھیں رحم ملے گا۔
قابل تعریف ہیں وہ جن کے دل پاک صاف ہیں۔
کیونکہ وہ خدا کا دیدار کرسکیں گے۔
قابل تعریف ہیں وہ جو امن قائم کرتے ہیں۔
وہی خدا کی اولاد کہلائیں گے۔

عیسیٰ مسیح کی تعلیمات عوام میں بہت مقبول ہوئیں اور رفتہ رفتہ وہ مغربی ایشیا، افریقہ اور یوروپ میں پھیل گئیں۔ عیسیٰ مسیح کے انتقال کے سو سال کے اندر ہی ہندوستان برصغیر کے مغربی ساحل پر عیسائی مذہب کے اولین مبلغ مغربی ایشیا سے آئے۔

نقشہ 6 صفحہ (72-73) دیکھو اور انھوں نے جو راستہ اختیار کیا ہوگا اس کی نشان دہی کرو۔

کیرالا کے عیسائیوں کو سیریائی عیسائی کہا جاتا ہے کیونکہ غالباً وہ مغربی ایشیا سے آئے تھے۔ وہ دنیا کے سب سے قدیم عیسائیوں میں سے ہیں۔

کلیدی الفاظ

تاجر
موویندار
راستہ
ریشم
کُشان
مہایان
بدھ مت
تھیرواد
بدھازم
بودھوستوا
زائرین
بھکتی

تصور کرو

تمھارے پاس کوئی ایسا مخطوطہ ہے ایک چینی زائر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ اپنی بات چیت کو بیان کرو۔

آؤ یاد کریں

1۔ مندرجہ ذیل کے مناسب جوڑے بناؤ:

دکشناپتھ کے سوامی	بدھ چرت
مودیندار	مہایان بدھ مذہب
اشوگھوش	سات واہن حکمراں
بودھستوا	چینی زائر
شوین تسانگ	چول، چیر، پانڈیہ

© NCERT not to be republished

2۔ بادشاہ سلک روٹ پر اپنا قبضہ کیوں رکھنا چاہتے تھے؟

3۔ تجارت یا تجارتی راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے مورخ کن کن ثبوتوں کا استعمال کرتے ہیں؟

4۔ بھکتی کی اہم خصوصیات کیا تھیں؟

آؤ گفتگو کریں

5۔ چینی زائرین ہندوستان کیوں آئے؟

6۔ عام لوگ بھگتی کی جانب کیوں راغب ہوئے؟ وجوہات بتائیے۔

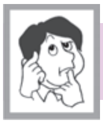

آؤ کر کے دیکھیں

7۔ تم بازار سے کیا کیا اشیا خریدتے ہو؟ اس کی ایک فہرست مرتب کرو۔ بتاؤ کہ تم جس شہر یا گاؤں میں رہتے ہو وہاں ان میں سے کون کون سی اشیا تیار ہوتی ہیں اور کن اشیا کو تاجر باہر سے لائے تھے۔

8۔ آج ہندوستان میں بہت لوگ مقدس مقامات کی زیارت کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک کے بارے میں معلوم کرو اور مختصراً بیان کرو (اشارہ: زیارت مقدسہ کے لیے عورتیں، مرد اور بچوں میں سے کون جا سکتے ہیں؟ اس میں کتنا وقت لگتا ہے؟ لوگ کس طرح سفر کرتے ہیں؟ دوران سفر وہ کیا کیا سامان لے جاتے ہیں؟ مقدس مقامات پر پہنچ کر وہ کیا کرتے ہیں؟ کیا وہ واپس آتے وقت کچھ لاتے ہیں؟)

کچھ اہم تاریخیں

- ریشم بنانے کے فن کی دریافت (تقریباً 7000 سال قبل)
- چول، چیرا اور پانڈیہ (تقریباً 2300 سال قبل)
- رومی سلطنت میں ریشم کی بڑھتی مانگ (تقریباً 2000 سال قبل)
- کشان حکمراں کنشک (تقریباً 1900 سال قبل)
- فاشیان کی ہندوستان آمد (تقریباً 1600 سال قبل)
- شوین تسانگ کا ہندوستان سفر، اپار کی شِو کی تعریف میں نظم کی تخلیق (تقریباً 1400 سال قبل)

© NCERT not to be republished